AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 2 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

سفرنامے کی روایت

THE TRADITION OF TRAVELOGUES.

افشاں سحر

(پی۔ایچ۔ڈی اسکالر)

وفاقی اردویونیورسٹی آرٹس، سائنس اینڈٹیکنالوجی عبدالحق کیمپس کراچی

فاریہ دلشادصدیقی

(پی۔ایچ۔ڈی اسکالر)فاقی اردویونیورسٹی آرٹس، سائنس اینڈٹیکنالوجی عبدالحق کیمپس کراچی

Abstract.

This article highlights the significance and evolution of travelogues (Safarname) in Urdu literature. It doesn't merely confine travelogues to accounts of journeys from one place to another, but rather emphasizes their profound human, historical, cultural, and educational objectives.

The benefits of travel are numerous; it broadens human experience, builds self-confidence and broad-mindedness, allows for the appreciation of natural scenery, and fosters familiarity with different civilizations and historical events. Travel refreshes the mind and soul and instills determination. Travelogues are considered a crucial part of history, helping to connect missing links. They should include keen observation, detailed descriptions, and a research-oriented perspective to offer a wealth of information. The article concludes by emphasizing that the direct experience of seeing a place is far more profound and lasting than merely reading or hearing about it, underscoring the true essence of travel.

keywords

Travelogue, Travel, Urdu Literature, Experiences, Observations, Geography, History, Civilization/Culture, Society/Social Life, Objectives/Purposes, Ancient Travelogue, Modern Travelogue, Style, Manner of Expression, Research, Tourism, Asma-ur-Rijal (biographical evaluations of Hadith narrators), Reader, Human Nature, Self-confidence, Broad-mindedness, Archaeological Sites, Khalid Mahmood (author mentioned), Taj Mahal (example of direct experience).

کلیدی الفاظ:

سفرنامہ، سفر، اردوادب، تجربات، مشاہدات، جغرافیہ، تاریخ، تہذیب، معاشرت، مقاصد، قدیم سفرنامہ، جدید سفرنامہ، اسلوب، طرزِ بیاں، تحقیق، سیاحت، اسماء الرجال، قاری، انسانی فطرت، خوداعتمادی، وسیع القلبی، آثارِ قدیمہ، خالد محمود، تاج محل

Vol. 2, No. 2 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

سفر عربی زبان کا لفظ ہے اور نامہ فارسی کا، اس کے معنی ایک جگہ، شہر، ملک یا علاقے سے دوسری جگہ جانا یا کُوچ کرنا ہے۔ سفر نامے کو انگریزی میں travelogue کہا جاتا ہے۔

"آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک اسفار کا سلسلہ جاری رہا۔ اگر غور کیا جائے تو ہمیں اندازہ ہو گا کہ ان اسفار کے بے شمار مقاصد رہے ہوں گے یعنی تبلیغی، روحانی اور معاشی و معاشرتی وغیرہ۔"(۱)

اردو ادب میں سفر ناموں کو خاص اہمیت حاصل ہے، خاص طور پر دورِ جدید میں ان پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ دراصل اردو اصنافِ ادب میں چند اصناف اور مضامین شامل ہیں بلکہ جب سے یہ زبان وجود میں آئی ہے، ان اصناف میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ خواہ وہ نثری اصنافِ ادب ہوں یا شعری اصناف ہوں۔ سفر نامے کا بنیادی مقصد اپنے تجربات اور مشاہدات کو دوسروں تک پہنچانا ہے۔ ابتدا میں سفر نامے کا مقصد جس ملک یا مقام کا سفر کیا جائے، اس کے بارے میں جغرافیائی اور تاریخی معلومات فراہم کرنا تھا یا پھر ان مقامات کی مسافت سے پیدا ہونے والی حیرت کا اظہار۔ چنانچہ ابتدائی دور کے سفر نامے اس نوعیت کے ہوتے تھے اور لوگ ان سفر ناموں کو بہت شوق سے پڑھتے تھے مثلاً شبلی نعمانی کا "سفر نامہ مصر وروم وشام" اور سر سیّد احمد خان کا "مسافرانِ لندن"۔ اس لیے کہ اس دور میں ذرائع رسل ورسائل و مواصلات وابلاغ نے اتنی ترقی نہیں کی تھی۔ لوگ مہینوں بلکہ برسوں میں ملکوں کا سفر طے کرتے تھے۔ اس دور کے لوگ دوسرے ملکوں کے بارے میں بہت کم معلومات رکھتے تھے۔ اس لیے لوگ تاریخی اور جغرافیائی معلومات کے لیے ان سفر ناموں کا بہت شوق سے مطالعہ کرتے تھے۔ لیکن سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے باعث جب دنیا سکڑ کر ایک علمی گاؤں میں بدل چکی ہے اور مختلف ذرائع ابلاغ کی ترقی کے باعث دنیا کے کسی بھی ملک یا خطہ کے بارے میں معلومات کا حصول کوئی مسئلہ نہ رہا۔

ہم ایک سفر نامہ پڑھ کر اس ملک کی تاریخ، جغرافیہ، سیاست، تہذیب، معاشرت اور دیگر سماجی حالات سے آگاہی حاصل کرتے ہیں۔ سفر نامے کا یہ پہلو قاری کے لیے بڑا پُر کشش ہے۔ لازمی طور پر ایک ملک کی تاریخ، جغرافیہ، سیاسی و معاشرتی حالات دوسرے ملک سے مختلف ہوتے ہیں۔ سفر نامے میں جب قاری ایک اجنبی دیس کے تمدنی حالات، معاشرتی ماحول اور تہذیبی کوائف سے آگاہی حاصل کرتا ہے تو اس کو ایک گونا گوں حیرت و مسرّت ہوتی ہے، وہ اپنے آپ کو نئی دنیا میں سانس لیتا اور ایک نئے ماحول میں چلتا پھرتا محسوس کرتا ہے۔ اس دنیا کے رسم ورواج، لوگوں کا رہن سہن، اُن کے عادات واطوار اجنبی ہونے کے باوجود اس کے لیے دلچسپی کا سامان رکھتے ہیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

"سفر کرو گے تندرست رہو گے، جہاد کرو غنی ہو جاؤ گے۔"(۲)

جہاں تک مسلمانوں کے سفر کا تعلق ہے تو آپ اس ضمن میں ان اسفار کو پیشِ نظر رکھ کر ان کے مقاصد کا بھی تعین کر سکتے ہیں جو مسلمانوں نے اپنے نبی ﷺ کی تعلیمات اور آپ کے فرمودات کو عام کرنے کے لیے بے شمار واقعات و فرمودات کی تحقیق کی اور معمولی معمولی باتوں کو جاننے اور ان کی حقیقت تک پہنچنے کے لیے دور دراز کے سفر کیے اور آپ جانتے ہیں، اسی سلسلے میں اسماء الرجال کا فن وجود میں آیا جو کہ خالصتاً مسلمانوں کی ایجاد ہے۔ سفر نامے کثیر المقاصد ہوتے ہیں لیکن سیاحت کے دوران کسی قسم کی اور کتنی دلچسپ معلومات حاصل ہوتی ہیں، یہ سفر ناموں سے دلچسپی رکھنے والے حضرات ہی جان سکتے ہیں اور ان کا حظ اٹھا سکتے ہیں۔ سیر و تفریح کی غرض سے جو سفر کیے جاتے ہیں، ان کا اپنا ایک الگ اثر ہوتا ہے، تجارت اور مقدس مقامات کی زیارت کے لیے جو سفر کیے جاتے ہیں، ان کے مقاصد جدا ہوتے ہیں لیکن ان سب میں مختلف علاقوں، قبائل اور معاشروں کے بارے میں جو معلومات اور رسم ورواج کا پتا چلتا ہے، ان سے بعض دفعہ حیرانی ہوتی ہے اور یہی حیران کن معلومات دلچسپی کا باعث بھی بنتی ہیں۔ سفر ناموں کو ضبطِ تحریر میں لانا یہ ایک عام سی بات ہے کیوں کہ زیادہ تر سیاحوں نے قارئین کی دلچسپی کے لیے اپنی یادداشتیں محفوظ رکھی ہیں۔

"سفر وسیلۂ ظفر ہے۔"

یہ مقولہ قدیم زمانے سے نہ صرف بولا جاتا ہے بلکہ قدیم داستانوں اور اساطیری کہانیوں میں اس مقولے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے سیاحوں نے بڑے بڑے خطرات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے نہ صرف کشور کشائی کی بلکہ زمین میں پوشیدہ خزانوں کو حکمِ ربّی کے تحت تلاش کر کے اپنے معاشرے کو دنیا جہاں کی دولت سے مالا مال کر دیا،

سفر نامے میں تجربات ومشاہدات کا ایک خزینہ پوشیدہ ہوتا ہے، اس کے لیے مطالعے کا وسیع ہونا واقعات کا گہری نظر سے دیکھنا اور اپنے تجربات کو ایک ایسا اسلوب دے کر پیش کرنا جس سے یہ محسوس ہو کہ قاری مسافر کے ساتھ سفر کر رہا ہے اور قدم قدم پر مسافر کی ذہنی کیفیات کو محسوس کر رہا ہے، اگر سفر نامہ نگار اس بات میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اسے کامیاب سفر نامہ بھی کہا جاسکتا ہے۔

سفر نامے کی مکمل تعریف کرنے سے ہم قاصر ہیں، البتہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حکمِ ربّی کے مطابق صرف زمین میں پوشیدہ خزانوں کی تلاش ہی انسان کے فرائض منصبی میں شامل نہیں بلکہ اس کائنات میں موجود ان اشیا کی تحقیق اور جستجو بھی ضروری ہے جو جغرافیائی لحاظ سے پھلوں، پھولوں اور انسان کی خورد ونوش کے کام آتی ہیں اور آب و ہوا کے لحاظ سے بھی ایک خطے کو دوسرے سے جدا کرتی ہیں اور جغرافیائی تبدیلیوں کے زیر اثر انسانی تہذیب وثقافت اور رسم ورواج میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ ان تمام حالات وواقعات کا مشاہدہ ایک سیاح یا مسافر کے حصے میں آتا ہے، اب یہ اس کی صواب دید پر منحصر ہے کہ وہ اپنی دلچسپی اور ذوق کے مطابق کن باتوں کو اپنے بیان میں اہمیت دے اور کن باتوں کو غیر اہم سمجھ کر ان کا ذکر کرے یا جو کچھ وہ دیکھتا ہے، بیان کر دے لیکن بنیادی طور پر معلومات فراہم کرنا اور تحقیق کرنا اس کی سرشت میں شامل ہونا چاہیے۔

اب ہم سفر کے آغاز کے بارے میں کچھ کہنا چاہیں تو یقیناً ہمارے پیشِ نظر تاریخ عالم کا قدیم ترین واقعہ وہ سفر ہے جو جنّت سے حضرت آدمؑ اور بی بی حوّاؑ کے نکالے جانے کے بعد شروع ہوا، اس کے بعد انسانی تاریخ میں سفر اس لیے نظر آتے ہیں کہ انسان تنوع پسند ہے اور انسانوں کی ایک بڑی تعداد سفر کو پسند کرتی ہے کیوں کہ یہ اس کا فطری عمل بھی ہو سکتا ہے کہ وہ سخت کوشی کو اپنا کر۔۔۔۔ دنیا کی تلاش اور مہم جوئی کی خواہش رکھتے ہوئے نئی نئی باتیں اور نئے نئے لوگوں سے مل کر ان کے حالات جاننا چاہتا ہے۔

اب سفر نامے کے بارے میں جب ہم اور معلومات کی جانب پیش قدمی کرتے ہیں تو ہمیں اس کے بارے میں مزید معلومات فراہم ہوتی ہیں اور ہم ان حقائق سے منھ نہیں موڑ سکتے جو ہمیں اپنی جانب متوجہ کرتے ہیں اور سفر ناموں کے بارے میں ہماری تشنگی کو دور کرنے میں معاون و مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

> ”سفر نامہ ادب کی ایک صنف ہے جس میں بیرونی ادب، تلاش بینی ادب، مہم جویانہ ادب یا قدرتی لکھائی اور رہنما کتب اور دوسرے ملکوں کے دورے شامل ہیں، اس صنف کی ذیلی اقسام روزنامچہ وغیرہ کی تاریخ دوسری صدی تک جاتی ہے۔“(۳)

سفر ناموں کو اس کی صفات کے اعتبار سے دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱۔ اوّل قدیم سفر نامہ

۲۔ دوم جدید سفر نامہ

دورِ قدیم کے سفر نامے میں صرف خارجی معلومات ہوتی ہیں اور دورِ جدید کے سفر نامے میں داخلی کیفیات اور احساسات کا اظہار سفر نامے میں اسلوب اور طریقِ اظہار کی بڑی اہمیت ہوئی ہے۔ اگر کوئی صاحبِ طرز مصنف سفر نامہ لکھتا ہے تو اپنے طرزِ بیاں کے باعث سفر نامے میں چار چاند اور ادبی شان پیدا کر دیتا ہے اور قاری اس کی زبان اور اسلوب سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی تخلیقی مصنف خصوصاً افسانہ نگار یا طنز ومزاح نگار سفر نامہ لکھتا ہے تو اس کے سفر نامے میں نہ صرف زبان و بیان کی چاشنی ہوتی ہے بلکہ بصیرت اور بصارت بھی۔ اردو سفر ناموں نے غیر معمولی ترقی کی ہے اور اس کی نوعیت اور خاصیت میں بہت تبدیلی ہوئی ہے، مثلاً اب زیادہ تر سفر ناموں میں تجربات اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے ذاتی تاثرات کو زیادہ اہمیت حاصل ہوتی ہے۔

سفر نامے میں اسلوب اور طرزِ بیاں کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور وہ سفر نامے زیادہ پسند کیے جاتے ہیں جو خوب صورت زبان اور افسانوی طرز میں لکھے گئے ہوں لیکن اس نوع کے سفر ناموں میں ایک عیب یہ ہوتا ہے کہ سفر نامہ نگار سفر نامے کو افسانہ بنا دیتا ہے اور ایسی صورت اختیار کرتا ہے جیسے وہ افسانے کا ہیرو ہو اور سیاحت کے دوران ملنے والی غیر ملکی لڑکی اس کی عاشق۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 2 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

سفر نامے کی صنف اردو ادب میں دوسری اصناف مثلاً ناول، افسانہ اور ڈراما وغیرہ کے مقابلے میں بہت معروف نہیں ہے لیکن اس کی اہمیت مسلّم رہی ہے۔ انسانی زندگی اور سفر دونوں لازم وملزوم ہیں، ابتدا میں جب انسان ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے سفر کرتا ہو گا تو یقیناً سفر کے دوران ان مشاہدے میں آنے والی اقوام، شہروں اور دیہاتوں کی سیاسی، سماجی، معاشی اور خاص طور پر تہذیبی زندگی کو اس طرح پیش کرتا ہو گا یا سننے والے کی معلومات میں اضافے کے ساتھ ساتھ دلچسپی بھی پیدا ہو سکے اور وہ دلچسپی تادیر قائم بھی رہ سکے، اس بات کا ثبوت آثارِ قدیمہ کے کھنڈرات کا وجود ہے، انسان کی تہذیب و معاشرت نے ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھا ہے اور یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ انسان فطری طور پر ناقل ہے، اس لیے بعض باتوں یا رسم و رواج کی نقل کرتا ہے، اس لیے مختلف معاشروں میں بعض رسم و رواج قدرِ مشترک کی حیثیت رکھتے ہیں۔

سفر نامے میں چوں کہ رپورتاژ، افسانے، روزنامچے، خطوط اور داستان جیسی اصناف کا تھوڑا تھوڑا ذائقہ موجود رہتا ہے، اس لیے کچھ ناقدین نے سفر نامے کو ”ام الاصناف“ قرار دیا ہے۔ چلنے والا قدم اور لکھنے والا قلم صنفِ سفر نامہ کے دو بنیادی محرّکات ہیں۔ جن خوش قسمت حضرات کو یہ دونوں نعمتیں میسّر ہوئی ہیں، انھوں نے قابلِ مطالعہ سفر نامے تخلیق کیے ہیں اور ہمیشہ کے لیے اپنا نام تاریخِ ادب میں محفوظ کرالیا۔

سفر کا مقصد تحصیلِ علم بھی ہے، مشاہدۂ قدرت بھی، نئے جہانوں کی تلاش بھی ہے اور سیر بھی سفر کے ذریعے ہم مختلف خطوں کی تہذیب و تمدن، جغرافیہ، مذہب، اہم مقامات اور آب وہوا وغیرہ سے واقفیت حاصل کرتے ہیں اور مستفید ہوتے ہیں۔ مذہب کی تبلیغ اور تلاشِ معاش کے ساتھ مقاماتِ مقدسہ کی زیارت صحت و سکون ہی ہے اور روحانی کیف و سرور حاصل کرنے کا ذریعہ بھی سفر محض سیر و سیاحت کی غرض سے ہی کیے جاتے ہیں لیکن تحیر و تجسّس تحریک سفر کا سبب بھی بنتے ہیں اور یہی انسانی فطرت اُسے سفر کی طرف راغب کرتی ہے اور یہی ذوق و شوق مسافر کو سفر کی تمام مشکلات سے نبرد آزما ہونے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ دیدۂ بینا سفر سے محفوظ ہونے اور مشاہدات کو وسیع کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے، اگر سیّاح کا مشاہدہ گہرا ہو تو سفر کے دوران جزئیات نگاری سے ایسے شاہکار تشکیل دیتا ہے کہ اس کے قلم سے نکلے ہوئے الفاظ اور جملے زندہ انسانوں کی مانند چلتے پھرتے نظر آتے ہیں، بیانیہ انداز سے سفر ناموں میں ایسے اسلوب اختیار کیے جاتے ہیں کہ وہ اسلوب ہر سفر نامہ کے لیے انفرادیت کا درجہ رکھتا ہے اور یہی انفرادیت سفر نامہ کو اونچے مقام تک پہنچاتی ہے، بعض سفر نامے اتنے دلچسپ ہوتے ہیں کہ ہم کسی اور ہی جہاں کے سفر پر گامزن ہو جاتے ہیں اور نو دریافت شدہ جہانوں کی سیر سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور سامنے آنے والے نئے مناظر کو دیکھ کر جہاں حیرت و استعجاب میں مبتلا ہوتے ہیں، وہیں ان مناظر سے محظوظ ہوئے بغیر نہیں رہ پاتے۔ سفر نامے کی خصوصیت اور اہمیت ہے کہ اس میں کھوج، تحقیق اور تردّد پایا جاتا ہے، تقابل اور تجربات کے ذریعے ایک دل فریب فضا قائم ہو جاتی ہے اور قاری ان رعنائیوں میں گم ہو کر ارد گرد کے ماحول سے بے خبر محض ان مناظر کا حصہ بن جاتا ہے۔

سفر ناموں کی اہمیت کو سمجھنے میں ہمیں معاشرتی، تاریخی، تمدنی، جغرافیائی اور بین الاقوامی حالات و واقعات بھرپور مدد فراہم کرتے ہیں، سفر نامہ نگار دورانِ سفر کسی بھی علاقے کے لوگوں سے براہِ راست ملتا ہے اور وہاں کے لوگوں سے اور حالات سے اس کا واسطہ پڑتا ہے تو اس طرح دونوں قوموں کے درمیان یا یوں کہہ لیں کہ دونوں اقوام و نسلوں کے درمیان فرق کا واضح پتا چلتا ہے کہ دونوں قوموں کے ثقافتی، سماجی حالات کے درمیان کیا فرق ہے اور اس کے ذریعے ہم باآسانی ان اقوام کی خوبیوں اور خامیوں کا پتا لگا سکتے ہیں اور یہی مطالعے اس کے مقاصد اور اہمیت کے اہم کردار ادا کرتا ہے، مثال کے طور پر حج کے دوران زائرین کو کچھ پابندیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کے ذریعے مقدس مقامات کی حرمت اور پاکیزگی کا احساس رہے یہ سب کچھ سیکھنے اور سکھانے اور زندگی کے آداب و اصول اس کی سماجی اور معاشرتی زندگی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور یہی انسانی کردار بن کر اسے خاص مقاصد کے حصول کی جانب رواں دواں کرتے ہیں۔ (۴)

سفر ناموں کی اہمیت اس طرح بھی واضح ہوتی ہے کہ ان میں موجود حالات و واقعات ہر قوم کی اور قاری کے لیے دلچسپی کا باعث بنتے ہیں کیوں کہ انسانی زندگی اور سفر لازم وملزوم ہیں، اندازہ کیا جاتا ہے کہ جب انسان ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرتا ہو گا اور پھر اپنی قوم میں جا کر ان حالات اور واقعات کا ذکر کرتا ہو گا جو ان کے لیے

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 2 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

حیران کن ہوں گے تو وہ ان کی دلچسپی کا باعث ضرور بنتے ہوں گے اور یہی دلچسپی اور حیرانی ادب کی خاصیت اور شان کو ظاہر کرتی ہے۔ آج بھی آثارِ قدیمہ کے کھنڈرات سے بہت سی معلومات حاصل کی جاتی ہیں، یہاں تک کہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آج سے پانچ ہزار سال پہلے کے لوگ کس طرح رہتے تھے۔ یہ معلومات ہمیں ہڑپا، موہن جوداڑو اور دیگر مقامات سے حاصل ہوتی ہیں۔ موہن جوداڑو کی زبان جو کتبوں یا دوسری اشیا پر لکھی ہے، اس تحریر کو ہم اب تک سمجھ نہیں پائے ہیں۔ کیا یہ تحقیق طلب نہیں؟ ہاں اس طرح کہ حقائق دعوت دیتے ہیں لیکن اس سے تاریخی شواہد کا پتا چلتا ہے اور ان سے جغرافیہ کے بہت سے خاکے دستیاب ہوئے ہیں، انھیں ہم سماجی علوم کی کتاب نہ سمجھیں اور نہ کوئی صحیفہ تسلیم کریں لیکن ہم ایک قابلِ قدر سفر نامے میں انسانیت کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ سفر نامے حرکی تاثرات کا ایک اور جذباتی ریکارڈ ہوتے ہیں لیکن ماضی کی داستان، ان کی مقصدیت اور اہمیت ان سفر ناموں کی مقصدیت اور اہمیت بن جاتی ہے۔

> "سفر نامے کی بنیادی خصوصیات یہ ہیں کہ اس کی نثر دل کش ہو، مشاہدہ گہرا ہو، مصنف حسِ لطیف سے سرشار ہو، قاری کو اس میں برابر کا شریک کر سکے یعنی مصنف کے ساتھ قاری بھی سیر کرنے لگے۔"(۵)

سفر کے ذریعے سیاح کے تجربے میں وسعت آتی ہے، دورانِ سیاحت وہ نئے لوگوں سے ملتا ہے اور ان سے فیضیاب ہوتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ مناظرِ فطرت سے لطف اندوز و محظوظ ہوتا ہے۔ مختلف تہذیب و تمدن سے واقفیت حاصل کرتا ہے۔ تاریخی واقعات سے آگاہی حاصل کرتا ہے، مختلف ممالک کے سماجی، معاشی، معاشرتی اور جغرافیائی حالات سے واقفیت حاصل کرتا ہے اور اس کی قوتِ مشاہدہ کو تسکین و جلا ملتی ہے کیوں کہ ایک سفر نامہ نگار کی قوتِ مشاہدہ کمال کی ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ ایک بہترین سفر نامہ تحریر کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ مہذب اقوامِ عالم کی ترقی کا راز اس میں پنہاں ہے کہ دنیا میں نمایاں مقام حاصل کیا۔ کسی بھی قوم کی تہذیب یا طرزِ معاشرت کو مؤثر انداز میں پرکھنے کے لیے لازم ہے کہ نزدیک سے اس کا مشاہدہ کیا جائے۔

> "یہ تاریخ ہی کا ایک اہم حصہ ہیں جس سے تاریخ کی کھوئی کڑیاں مل جاتی ہیں اگر ہم سفر ناموں کی تاریخ مرتب کریں تو اس کے ساتھ ساتھ ہماری معلومات اور علمِ ارتقا کی تدریجی تصویر بھی سامنے آتی ہے۔"(۶)

انسانی زندگی کے لیے سفر بہت ضروری ہے، سفر کے ذریعے انسان تازہ دم ہو جاتا ہے۔ سفر کے ذریعے انسانی دل و دماغ کو تازگی ملتی ہے۔ سفر کے ذریعے سفر نامہ نگار کی شخصیت میں خود اعتمادی، وسیع القلبی پیدا ہوتی ہے جب وہ قدرت کے نظاروں سے لطف اندوز ہوتا ہے تو ایک سرشاری کی کیفیت طاری ہوتی ہے جو سفر نامہ نگار کے دل و دماغ کو تازگی بخشتی ہے اور دورانِ سفر جو صعوبتیں وہ برداشت کرتا ہے، ان سے نبرد آزما ہونے کے لیے جو طریقے اختیار کرتا ہے، اس سے اس میں خود اعتمادی اور وسیع النظری پیدا ہوتی ہے۔

سفر نامہ نگار جب کسی شہر یا ملک جانے کا ارادہ کرتا ہے اور اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے جو جدوجہد وہ کرتا ہے، اس سے اس میں اولوالعزمی پیدا ہوتی ہے اور وہ نئے جہانوں کو تسخیر کرنے کے لیے نکل پڑتا ہے اور جب وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اس کے دل کو جو مسرّت اس عمل سے نصیب ہوتی ہے، وہ دنیا کی کسی نعمت سے کم نہیں ہوتی جسے خالد محمود نے اپنی کتاب "اردو سفر ناموں کا تنقیدی مطالعہ" میں بیان کیا کہ براہِ راست اور بالواسطہ تاثرات اور کیفیات میں بہت فرق ہوتا ہے، اس کی مثال ایسی ہے کہ ہم تاج محل کے بارے میں کتابوں میں پڑھتے ہیں اور دوسروں کی زبانی بھی وہاں کا احوال اور جزئیات جانتے ہیں لیکن جو کیفیت ہم تاج محل کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد محسوس کریں گے، وہ کیفیت ہم سن کر یا پڑھ کر محسوس نہیں کر سکتے اور اس کیفیت سے گزرنے کے لیے ہمیں تاج محل تک کا سفر کرنا ہوگا۔ وہ جدوجہد جو ہم وہاں تک پہنچنے کے لیے کریں گے اور جو صعوبتیں ہم جھیلیں گے، وہ مقصد میں کامیابی کے بعد ہمیں ایسی خوشی مہیا کریں گی جو ہمیشہ کے لیے یادر ہیں گی۔(۷)

Vol. 2, No. 2 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

حواشی

۱۶آزادی کے بعد اردو سفرنامہ/سعید احمد/ص

حدیث نمبر۲۰۹۲/ السلسلۃ الصحیحۃ/www.uislam360.com/

ویکیپیڈیا آزاد دائرۃ المعارف/سفرنامہ/www.wikipedia.org/wiki/

۱۰تاریخِ یوسفی/مقدمہ/مرتبہ ڈاکٹر مظہر علی/ص

۱۴۹اردو سفرنامے انیسویں صدی میں/ڈاکٹر قدسیہ/ص

۲۸۲خواتین کے سفرناموں کا تحقیقی مطالعہ/ڈاکٹر صدف فاطمہ/ص

۲۱اردو سفرناموں کا تنقیدی مطالعہ/خالد محمود/ص